جمعرات 3 جنوری 2002ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 3 جنوری 2002ء 18 شوال 1422 ہجری 3 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 3

## اللہ سے مانگ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

جب تجھے کچھ مانگنا ہو تو اللہ سے مانگ- اور جان لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اللہ کے کہ اللہ چاہے اور تیرے لئے فائدہ مقدر کر دے-

(جامع ترمذی کتاب صفة القیامة حدیث نمبر 2440)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شفاعت کے مسئلہ کے فلسفہ کو نہ سمجھ کر احمقوں نے اعتراض کیا ہے اور شفاعت اور کفارہ کو ایک قرار دیا- حالانکہ یہ ایک نہیں ہو سکتے- کفارہ اعمال حسنہ سے مستغنی کرتا ہے اور شفاعت اعمال حسنہ کی تحریک- جو چیز اپنے اندر فلسفہ نہیں رکھتی ہے- وہ ہیچ ہے- ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ (دینی) اصول اور عقائد اور اس کی ہر تعلیم اپنے اندر ایک فلسفہ رکھتی ہے اور علمی پیرایہ اس کے ساتھ موجود ہے جو دوسرے مذاہب کے عقائد میں نہیں ملتا- شفاعت اعمال حسنہ کی محرک کس طرح پر ہے؟

اس سوال کا جواب بھی قرآن شریف ہی سے ملتا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ کفارہ کا رنگ اپنے اندر نہیں رکھتی- کیونکہ اس پر حصر نہیں کیا جس سے کاہلی اور سستی پیدا ہوتی ہے بلکہ فرمایا- (-) (البقرہ 187) یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں کہ وہ کہاں ہے تو کہدے کہ میں قریب ہوں- قریب والا تو سب کچھ کر سکتا ہے- دور والا کیا کرے گا؟ اگر آگ لگی ہوئی ہو تو دور والے کو جب تک خبر پہنچے اس وقت تک تو شاید وہ جل کر خاک سیاہ بھی ہو چکے- اس لئے فرمایا کہ کہدو میں قریب ہوں- پس یہ آیت بھی قبولیت دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت پر ایک ایمان کامل پیدا ہو اور اسے ہر وقت اپنے قریب یقین کیا جاوے- بہت سی دعاؤں کے رد ہونے کا یہ بھی سر ہے کہ دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کرا لیتا ہے- اس لئے یہ ضروری ہے کہ دعا کو قبول ہونے کے لائق بنایا جاوے کیونکہ اگر وہ دعا خدا تعالیٰ کی شرائط کے نیچے نہیں ہے تو پھر اس کو خواہ سارے نبی بھی مل کر کریں تو قبول نہ ہو گی اور فائدہ اور نتیجہ اس پر مرتب نہیں ہو سکے گا-

اب یہ بات سوچنے کے قابل ہے کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا (-) (التوبہ :103) تیری صلوٰۃ سے ان کو ٹھنڈ پڑ جاتی ہے اور جوش اور جذبات کی آگ سرد ہو جاتی ہے- دوسری طرف فلیستجیبوالی (البقرہ:187) کا بھی حکم فرمایا ان دونوں آیتوں کے ملانے سے دعا کرنے اور کرانے والے کے تعلقات- پھر ان تعلقات سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کا بھی پتہ لگتا ہے- کیونکہ صرف اسی بات پر منحصر نہیں کر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور دعا ہی کافی ہے- اور خود کچھ نہ کیا جاوے اور نہ یہی فلاح کا باعث ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کی شفاعت اور دعا کی ضرورت ہی نہ سمجھی جاوے-

(ملفوظات جلد دوم ص 702)

## سالانہ مقابلہ بین المجالس خدام الاحمدیہ پاکستان

2000-2001ء

اول: مجلس ربوہ (خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار)
دوم: مجلس فیکٹری ایریا حیدر آباد
سوم: مجلس فیصل ٹاؤن لاہور
چہارم: مجلس سمن آباد لاہور
پنجم: مجلس راجگوھ لاہور
ششم: مجلس نارتھ کراچی
ہفتم: مجلس لطیف آباد حیدر آباد
ہشتم: ڈرگ کالونی کراچی
نہم: مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور
دہم: مجلس وحدت کالونی لاہور

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

## لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو

رمضان المبارک اور عید الفطر کی تعطیلات کے بعد لینگویج انسٹی ٹیوٹ واقفین نو مورخہ 29 دسمبر 2001ء سے دوبارہ کھل چکا ہے- والدین سے درخواست ہے کہ وہ ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں- اور اپنے بچوں کو پابندی سے بھجوائیں- نیز ادارہ میں جرمن- عربی- چینی- سپینش اور فرانسیسی زبانوں میں نیا داخلہ 7 جنوری 2002ء بوقت پونے چار بجے بیت نصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں ہوگا- داخلہ کے خواہش مند واقفین نو/ واقفات نو انٹرویو کے لئے وقت مقررہ پر تشریف لائیں- داخلہ کے لئے عمر کی حد 8 تا 10 سال ہے-"

(سیکرٹری وقف نو ربوہ)

## فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی خالی ہے- ایسی خواتین جو ایم بی بی ایس ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں- گائنی میں تجربہ کو فوقیت دی جائے گی-

باقی صفحہ 7 پر

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 190

## مظہر اتم الوہیت کے اقتداری خوارق

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کا قلمی شہ پارہ جس سے خالق کائنات اور اس کے مظہر اتم (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقتداری خوارق کے ممتاز ہونے کی معرفت ملتی ہے:۔

جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے ہیں حضرت مسیح علیہ السلام ہرگز دکھلا نہیں سکے۔ اور ہمارے ہادی و مقتدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکھلائے بلکہ ان خوارق کا ایک لمبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی امت میں چھوڑ دیا جو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں حسب ضرورت زمانہ ظہور میں آتا رہا ہے اور اس دنیا کے آخری دنوں تک اسی طرح ظاہر ہوتا رہے گا اور **الٰہی طاقت** کا پرتوہ جس قدر اس امت کی مقدس روحوں پر پڑا ہے اس کی نظیر دوسری امتوں میں ملنی مشکل ہے پھر کس قدر بیوقوفی ہے کہ ان خارق عادت امور کی وجہ سے کسی کو خدا یا خدا کا بیٹا قرار دیا جائے اگر ایسے ہی خوارق سے انسان خدا بن سکتا ہے تو پھر خداؤں کا کچھ انتہا بھی ہے؟

لیکن یہ بات اس جگہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس قسم کے اقتداری خوارق گو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتے ہیں مگر پھر بھی خدا تعالیٰ کے ان خاص افعال سے جو بلا توسط ارادہ غیر ظہور میں آتے ہیں کسی طور سے برابری نہیں کر سکتے اور نہ برابر ہونا ان کا مناسب ہے اسی وجہ سے جب کوئی نبی یا ولی اقتداری طور پر بغیر توسط کسی دعا کے کوئی ایسا امر خارق عادت دکھلاوے جو انسان کو کسی حیلہ اور تدبیر اور علاج سے اس کی قوت نہیں دی گئی تو نبی کا وہ فعل خدا تعالیٰ کے ان افعال سے کم رتبہ پر رہے گا جو خود خدا تعالیٰ علانیہ اور بالجبر اپنی قوت کاملہ سے ظہور میں لاتا ہے یعنی ایسا اقتداری معجزہ بہ نسبت دوسرے الٰہی کاموں کے جو بلاواسطہ اللہ جلشانہ، سے ظہور میں آتے ہیں ضرور کچھ نقص اور کمزوری اپنے اندر موجود رکھتا ہوگا تا سرسری نگاہ والوں کی نظر میں تشابہ فی الخلق واقع نہ ہو۔ اسی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا باوجود اس کے کہ کئی دفعہ سانپ بنا لیکن آخر عصا کا عصا ہی رہا۔ اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھے۔ اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں۔ اور ہمارے **نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق** میں چونکہ طاقت الٰہی سب سے زیادہ بھری ہوئی تھی کیونکہ وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تجلیات الٰہیہ کیلئے اتم واعلیٰ وارفع واکمل نمونہ تھا اس لئے ہماری نظریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری خوارق کو کسی درجہ بشریت پر مقرر کرنے سے قاصر ہیں مگر تاہم ہمارا اس پر ایمان ہے کہ اس جگہ بھی اللہ جلشانہ، اور اس کے رسول کریمؐ کے فعل میں مخفی طور پر کچھ فرق ضرور ہوگا''۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 67-68 اشاعت 1893ء)

## خلافت کا آسمانی منصب

امرتسر کے جناب عطا محمد صاحب، خاکسار تحریک کے بانی عنایت اللہ خاں مشرقی (1888ء۔1964ء) کے والد تھے جنہوں نے اگست 1893ء میں حضرت اقدس کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ جس کے جواب میں آپ نے ''شہادت القرآن'' تصنیف فرمائی درج ذیل اقتباس اسی پر از حقائق کتاب سے اخذ کیا گیا ہے ۔فرمایا:۔

''خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔

(صفحہ 27)

## زندہ مذہب کی طرف سے نشان نمائی کی عالمگیر دعوت

حضرت اقدس نے ''شہادت القرآن'' کے صفحہ 73-74 پر دنیائے مذاہب میں انیسویں صدی کے اندر وقوع پذیر ہونے والے اس تاریخی واقعہ کا تذکرہ فرمایا کہ:۔

''آج کی تاریخ تک جو گیارہ ربیع الاول 1311ھ مطابق بائیس ستمبر 1893ء اور نیز مطابق ہشتم اسوج سمت 1950 اور روز جمعہ ہے اس عاجز سے تین ہزار سے کچھ زیادہ ایسے نشان ظاہر ہو چکے ہیں جن کے صدہا آدمی گواہ بلکہ بعض پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے تو ہزار ہا ہندو اور عیسائی اور دوسرے مخالف مذہب گواہ ہیں اور اگر تحقیق کی رو سے دیکھو تو بعض نشان ایسے بھی ہیں کہ جنہیں لاکھ ہا دشمن دین (۔) اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں اور اب تک وہ لوگ زندہ موجود ہیں جنہوں نے بکثرت ایسے نشان ملاحظہ کئے جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور ایسے بھی صدہا موجود ہیں جنہوں نے دعاؤں کے قبول ہونے کی پیش از وقت خبر سنی اور پھر اس امر کو جیسا کہ بیان کیا گیا تھا ظاہر ہوتے بھی دیکھ لیا اور ایسے بھی سولہ ہزار کے قریب لوگ ہندوستان اور انگلستان اور جرمن اور فرانس اور روس اور روم میں پنڈتوں اور یہودیوں کے فقیہوں اور مجوسیوں کے پیشرؤوں اور عیسائیوں کے پادریوں اور قسیسوں اور بشپوں میں سے موجود ہیں جن کو رجسٹری کرا کر اس مضمون کے خط بھیجے گئے کہ درحقیقت دنیا میں دین (حق) ہی سچا ہے اور دوسرے تمام دین اصلیت اور حقانیت سے دور جا پڑے ہیں کسی کو مخالفوں میں سے اگر شک ہو تو ہمارے مقابل پر آوے اور ایک سال تک رہ کر دین (۔) کے نشان ہم سے ملاحظہ کرے۔ اور اگر ہم خطا پر نکلیں تو ہم سے بحساب دو سو روپیہ ماہواری ہرجانہ اپنے ایک برس کا لے لے ورنہ ہم اس سے کچھ نہیں مانگتے صرف دین (حق) قبول کرے اور اگر چاہے تو اپنی تسلی کے لئے وہ روپیہ کسی بنک میں جمع کرا لے لیکن کسی نے اس طرف رخ نہ کیا۔ اب ایک دانا سوچ سکتا ہے کہ اگر یہ عاجز خدا تعالیٰ کی نصرت پر ایسا کامل یقین نہ رکھتا کہ جو متواتر مشاہدات اور ذاتی تجارب کے بعد ہوتا ہے تو کیونکر ممکن ہوتا کہ (دین) کے تمام مخالفوں کے مقابل پر یعنی ان لوگوں کے مقابل پر جو روئے زمین پر نامی مخالف مذہب اور اپنی قوموں کے مقتدیٰ تھے اکیلا کھڑا ہو جاتا ظاہر ہے کہ ضعیف البنیان انسان اپنے نفس میں ہرگز ایسی طاقت نہیں رکھتا کہ سارے جہان کا مقابلہ کر سکے۔ پھر بجز اپنے کامل یقین اور ذاتی تجارب کے اور کیا چیز تھی جس نے اس پیشقدمی کے لئے اس عاجز کو جرأت بخشی اور نہ صرف زبانی بلکہ دو ہزار روپیہ کے قریب ان اشتہارات کے طبع میں جو انگریزی اور اردو میں چھاپے گئے تھے اور ایسا ہی ان کی روانگی میں جو ہندوستان اور یورپ کے ملکوں کی طرف سے رجسٹری کرا کر خط بھیجے جاتے تھے خرچ ہوا۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ مقابل پر آوے۔ اور دشمنوں کے دلوں پر ہیبت پڑنا یہ بھی ایک نشان تھا''۔

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

## میرا جہاں عمل

قدموں میں اپنے آپ کو مولا کے ڈال تُو
خوف و ہراس غیر کا دل سے نکال تُو
لعل و گہر کے عشق میں دنیا ہے پھنس رہی
تُو اس سے آنکھ موڑ ہے مولا کا لال تُو
سایہ ہے تیرے سر پہ خدائے جلیل کا
دشمن کے جور و ظلم سے ہے کیوں نڈھال تُو
اے میرے مہربان خدا! اک نگاہِ مہر
کانٹا جو میرے دل میں چبھا ہے نکال تُو
اس لالہ رُخ کے عشق میں میں مستِ حال ہوں
آنکھیں دکھا رہا ہے مجھے لال لال تُو
دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا ہوا ہے گند
ہر ہر قدم پہ ہوش سے دامن سنبھال تُو
تیرا جہان وہم ہے میرا جہاں عمل
میں مستِ حال ہوں تو ہے مستِ خیال تُو

(کلام محمود)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

# ایک کامیاب الٰہی تحریک - وقف جدید

## حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں

### خاص پہلو

حضور ایدہ اللہ بنصرالعزیز نے وقف جدید کے سال 1990ء کے اعلان میں فرمایا:۔

"اس تحریک کے بعض خاص ایسے پہلو ہیں جن کو جماعت کو پیش نظر رکھتے رہنا چاہئے۔

یہ تحریک غیر معمولی چندے طلب نہیں کرتی لیکن اس کا زور اس بات پر ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی حسب توفیق بشاشت کے ساتھ، خوشی کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور خدا کی راہ میں پیش کریں۔ باقی تحریکات میں زیادہ تر مقابلے اس بات کے ہوتے ہیں کہ کون آگے بڑھتا ہے اور کون زیادہ خدا کی راہ میں لٹاتا ہے۔ اس تحریک میں ملکوں کے مقابلے ہیں کہ کتنے زیادہ افراد خدا کی راہ میں مالی قربانی میں شامل ہوتے ہیں۔ بچے بھی، عورتیں بھی، مرد بھی، بڑے بھی، چھوٹے بھی سب مل کر اور جہاں تک شمولیت کا تعلق ہے۔ جتنی بھی کوئی توفیق پاتا ہے۔ اس کی دی ہوئی رقم کو خوشی سے قبول کیا جاتا ہے...... پس وقف جدید میں جب ہم افراد کی تعداد میں اضافہ پر زور دیتے ہیں تو میری نیت اس میں ہمیشہ یہی ہوتی ہے تاکہ وہ احمدی بھی جو اب تک مالی قربانی کی لذت سے محروم ہیں اور اس کی برکتوں سے محروم ہیں ان کو اس بہانے ایک موقعہ میسر آجائے اور پھر خدا کے فضل کے ساتھ وہ ہر دوسری تحریک میں خود بخود آگے بڑھنے لگیں۔"

(خطبہ جمعہ 29۔ دسمبر 1989ء)

### وقف جدید اور روحانیت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے ایک اور پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وقف جدید کا تعلق ولایت سے حضرت مصلح موعود..... نے رکھا اور جو نقشہ کھینچا ہے اپنے اس روحانی خواب کا وہ یہ ہے کہ جگہ جگہ بڑے بڑے اولیاء اور قطب پیدا ہو رہے ہیں۔ دیہات میں اور گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہو رہے ہیں۔ تو وقف جدید کی تحریک تو بالکل عمومی، عام سی ایک دنیا کی نہیں دین کے لحاظ سے پسماندہ دیہات کی تحریک تھی مگر جو مقاصد تھے وہ اتنے بلند تھے کہ گاؤں گاؤں میں رازی پیدا ہوں، گاؤں گاؤں میں اولیاء اللہ اور قطب پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔"

(خطبہ جمعہ 27۔ دسمبر 1996ء)

### ایک شاندار خدمت

وقف جدید کی متفرق خدمات میں سے ایک خاص خدمت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"وقف جدید کو ایک بہت ہی عظیم الشان خدمت کا تھر کے علاقے میں موقع ملا۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں ہندو بکثرت آباد ہیں اور یہی ایک وہ علاقہ ہے جہاں آج بھی مسلمانوں کے مقابل پر ہندوؤں کی اکثریت ہے لیکن اکثر ہندو اچھوت کہلانے والے ہیں یعنی ہندوؤں کی طبقاتی تقسیم کے لحاظ سے سب سے نچلے درجے سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقف جدید کا جس سال آغاز ہوا ہے اسی دوران عیسائیوں نے جو امریکہ سے غیر معمولی طور پر مدد حاصل کر رہے تھے، تھر کے علاقے پر وہاں کے باشندوں کو عیسائی بنانے کی یلغار کی اور اس لحاظ سے یہ الٰہی تحریک خاص طور پر اہمیت اختیار کر جاتی ہے کہ اگر وقف جدید کی تحریک جاری نہ ہوئی ہوتی اور جماعت احمدیہ کو تھر کے علاقے میں اس طرح خدمت کا موقع نہ ملتا تو بعید نہیں کہ وہاں بہت تیزی کے ساتھ عیسائیت پھیل جاتی لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بروقت تحریک کے نتیجے میں جب ہم نے معلمین تقسیم کرنے کے لئے مختلف علاقوں کے جائزے لئے تو معلوم ہوا کہ تھر کے علاقے میں بڑی شدید ضرورت ہے۔ ایک تو ویسے بھی ہندوؤں میں (دعوت الی اللہ) کی خاطر وہی علاقہ موزوں تھا، دوسرے علم ہوا کہ عیسائیوں نے بہت بڑی یلغار کر رکھی ہے اور امریکن غذائی امداد کا ایک بہت بڑا حصہ اس علاقے کی طرف منتقل کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ جب میں نے وہاں دورہ کیا اور حالات کا جائزہ لیا تو عموماً یہی مشورہ دیا گیا کہ جماعت کی طرف سے بھی کوئی امدادی پروگرام مقابل پر جاری ہونا چاہئے ورنہ یہاں کامیابی مشکل ہے۔ اس پر میں نے اس تجویز کو نہ صرف سختی سے رد کیا بلکہ آئندہ بھی ہمیشہ اس تجویز کی سوچ کے دروازے بھی سب پر بند کر دیئے۔ اور میرا استدلال یہ تھا کہ جہاں تک دولت کے ذریعے مذہب تبدیل کرنے کا تعلق ہے نہ ہم اس میدان کے کھلاڑی ہیں نہ ہم اس بات کے قائل ہیں، نہ ہمیں توفیق ہے کہ ہم دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کا اس میدان میں مقابلہ کر سکیں۔ اگر ہم ایک روپیہ خرچ کریں تو امریکہ دس لاکھ روپیہ خرچ کر سکتا ہے اور اگر روپیہ کی لالچ میں یا لالچ نہ بھی کہیں، ضرورت مند کی مدد پوری کر کے اسے اپنی طرف متوجہ کرنا ہے تو ضرورت بے انتہاء ہے اسے آپ پورا نہیں کر سکتے۔ ایک پیاس بھڑکا دیں گے اور جس قسم کی پیاس بھڑکائیں گے اس قسم کا پانی آپ کے پاس نہیں ہو گا۔ اس لئے نہایت ہی جاہلانہ حرکت ہو گی اور اگر ہم مالی امداد کے ذریعے امریکن طاقتوں کا یا مغربی طاقتوں کا مقابلہ کریں۔

دوسرا پہلو یہ تھا کہ یہ لوگ غریب ہیں اور بہت ہی لمبے عرصے سے خود اپنے ہم مذہب لوگوں کی حقارت کا نشانہ بنے رہے ہیں۔ یعنی ہزارہا سال سے انسانی طبقات میں سب سے زیادہ ذلیل سمجھے جانے والے لوگ تھے، ان سے میں نے کہا کہ آپ ان کی ذلتوں میں اضافہ کرنے کا سوچ کس طرح سکتے ہیں۔ یہ غریب عزت دار ہیں۔ غربت میں بھی ان کو ابھی ہاتھ پھیلانے کی عادت نہیں۔ ان میں کوئی بھکاری آپ کو نظر نہیں آئے گا۔ غریب فاقہ کش مزدور کثرت سے دیکھیں گے لیکن کوئی فقیر ان میں دکھائی نہیں دے گا۔ بڑی محنت کش قوم ہے تو میں نے کہا کہ ایک ایسی باعزت قوم کو جس کا نفس معزز ہے اگرچہ بدن غریب ہے اس کے اندر خدا کی ایک ہی نعمت ہے اور وہ اس کی عزت نفس ہے۔ آپ اسے بھکاری بنا کر وہ ایک دولت بھی اس کے ہاتھ سے چھین لیں چنانچہ اس استدلال کا خدا کے فضل سے اثر پڑا اور وقف جدید کے معلمین بھی پورے عزم کے ساتھ اس علاقے میں یہ سمجھتے ہوئے گئے کہ ہم نے ان کو عزت نفس عطا کرنے کے لئے جانا ہے اور یہی پیغام ان کو دیا۔ چنانچہ مقابلہ ایک طرف دولت کا تھا اور ایک طرف اخلاقی عظمت کا اور معلمین وہاں جا کر عیسائیوں کے مقابلہ پر یہی پیغام دیتے تھے کہ کچھ لوگ تمہاری بھوک مٹانے کے لئے آئے ہیں، بہت اچھی بات ہے۔ تمہیں کپڑے پہنانے کے لئے آئے ہیں یہ بھی بہت اچھی بات ہے لیکن ساتھ ہی تمہیں بھکاری بنانے کے لئے بھی آئے ہیں اور پیسہ دے کر تمہارا مذہب تبدیل کرنے کے لئے آئے ہیں اور یہ اچھی بات نہیں۔ ہم تمہیں مزید عزت نفس عطا کریں گے۔ ہم تمہیں (دین) بھی دیں گے اور اس کے ساتھ تم سے مالی قربانی کے مطالبے بھی کریں گے اور تمہیں یہ کہیں گے کہ انتہائی غربت کے باوجود کچھ نہ کچھ نیک کاموں میں خرچ کرنے کی عادت ڈالو۔ یہ پیغام بظاہر کڑوا ہے لیکن درحقیقت تمہیں تحت الثریٰ سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک لے جائے گا اور یہ سادہ پیغام ان کے دل پر اتنا اثر انداز ہوا اور اتنا اس نے ان کے دلوں کو لبھایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عیسائیت کے مقابل پر احمدیت کو وہاں بڑی کثرت کے ساتھ ہندو غریب اقوام کو (دین حق) میں داخل کرنے کی توفیق ملی۔"

(خطبہ جمعہ 4۔ جنوری 1991ء)

### حیرت انگیز وفا

قربانی کے میدانوں میں جماعت احمدیہ کو جو خاص امتیاز حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں جتنی بھی قومیں نیکی کے نام پر خرچ کرتی ہیں ان کے متعلق بلا خوف اختلاف یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر آنے والے سال میں لوگوں کے جذبے میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ نیک کاموں پر از خود خرچ کرنے کا رجحان کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کا گراف اس سے بالکل مختلف ہے اور حیرت انگیز وفا کے ساتھ اپنے اس اسلوب کو قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہر آنے والا سال جماعت کی مالی قربانی کی روح کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہا ہے۔ یہ اعجاز خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ایک سچے فرستادہ کے سوا کوئی دنیا میں دکھا نہیں سکتا۔ ساری دنیا کی طاقتوں کو میں کہتا ہوں کہ مل کر زور لگا کر دیکھ لیں۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ احمدیہ) جیسی کوئی مالی قربانی کرنے والی جماعت کہیں ہو تو لا کر

دکھائیں۔ دنیا کے سامنے وہ چہرے تو پیش کریں۔ وہ کون لوگ ہیں جو اس طرح اخلاص اور وفا کے ساتھ اور بڑھتی ہوئی قربانی کی روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنے اموال پیش کرتے چلے جاتے ہیں۔.....

وقف جدید کے سلسلہ میں جب پہلے سال اعلان ہوا تھا تو مجھے یاد ہے کہ ساٹھ یا ستر ہزار روپے کا وعدہ تھا اور پھر ہم کوشش کرتے رہے' زور لگاتے رہے اور خدا کے فضل سے ہر سال تحریک آگے بڑھتی رہی پھر جب خدا تعالیٰ نے مجھے خلافت کے منصب پر فائز فرمایا تو اللہ بخش صاحب صادق کو وقف جدید کا ناظم مقرر کیا گیا اور ان کے دور میں بھی نہ صرف تحریک آگے بڑھی بلکہ جس وقت تک میں تھا اس کی نسبت مالی قربانی میں پہلے سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھی اور اللہ کا بڑا احسان ہے کہ کسی پہلو سے بھی مجھے یہ شکوہ نہیں ہوا کہ اس میں یہ کمزوری آگئی ہے اور یہ بتاتے ہوئے مجھے خوشی ہے۔ کوئی غم نہیں ہے۔ اگر میری کمزوریوں کی وجہ سے پہلے کوئی کمزوری تھی تو اللہ نے احسان فرمایا کہ ان کمزوریوں کو دور کر دیا اور اب جب باہر آکر عالمی تحریک کی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے یکدم انقلاب برپا ہو گیا ہو۔"

(خطبہ جمعہ 25۔ دسمبر 1992ء)

## روز افزوں ترقی

وقف جدید بفضل خدا ہر لحاظ سے اور ہر پہلو سے بسرعت ترقی کی جانب قدم اٹھا رہی ہے۔ اس پہلو سے حضور فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید سے متعلق جب حضرت مصلح موعود نے پہلا اعلان کیا تو بہت ہی احتیاط کے ساتھ معمولی چندے کی تحریک فرمائی۔ اور اسے بہت آسان کر کے جماعت کو دکھایا۔ چند ہزار روپے کی تحریک تھی اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں چونکہ بہت سے زمیندار زمین کے کچھ ٹکڑے وقف کریں گے اور معلمین کو جن کو ہم بہت تھوڑا گزارہ دیں گے ان زمینوں سے کچھ زائد آمدنی کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے مالی لحاظ سے اتنے فکر کی بات نہیں۔

اس تحریک کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جتنی توقع حضرت مصلح موعود نے ظاہر فرمائی تھی اس سے زیادہ کے وعدے جماعت نے پیش کئے۔ اور جتنے مراکز کا شروع میں اعلان فرمایا تھا کہ وقف جدید کے معلم وہاں جا کر بیٹھیں گے اس سے زیادہ مراکز کا سامان مہیا ہو گیا۔"

(خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1991ء)

## ایک اہم رویاء

تحریک وقف جدید کی عظیم الشان ترقی کی خبر ایک رویاء میں دی گئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ ایک عجیب اتفاق ہے یا اللہ تعالیٰ کا تصرف ہے کہ ماریشس کی سر زمین سے میں نے وقف جدید کے اگلے سال کا اعلان کرنا تھا اور ماریشس کے ہی ایک مخلص نوجوان جو واقف زندگی ہیں یعنی عبدالغنی جہانگیر' ان کو اللہ تعالیٰ نے رویاء میں وقف جدید کے متعلق ہی کچھ دکھایا اور تقریباً مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے انہوں نے بڑے تعجب سے مجھے یہ رویاء لکھا جو بہت معنی خیز ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے ایک رویاء دیکھا جس کا دل پر گہرا اثر ہے لیکن سمجھ نہیں آرہی کہ کیا مطلب ہے؟ میں نے دیکھا کہ جماعت احمدیہ ایک میز کی طرح ہے جس کی ٹانگیں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں لیکن وقف جدید کی اور تحریک جدید کی دو ٹانگیں باقی ٹانگوں سے تیز بڑھ رہی ہیں۔ یہاں تک کہ دیکھتے دیکھتے وقف جدید کی ٹانگ بہت ہی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع ہو گئی۔ تحریک جدید کی ٹانگ نے پوری کوشش کی کہ ساتھ مقابلہ کرے لیکن نہ کر سکی تو اچانک میں نے دیکھا کہ تحریک جدید کی ٹانگ میں بولنے کی طاقت پیدا ہوئی اور اس نے کہا بس بس! اب میں اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی۔ تم بڑھنا کم کر دو۔ ہلکا کر دو۔ وقف جدید کی ٹانگ نے جواب دیا یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ میں اپنے اختیار سے نہیں بڑھ رہی۔ مجھے بڑھنا ہی بڑھنا ہے۔ اس کی تعبیر کچھ تو چندوں کی شکل میں نظر آرہی ہے۔ جس تیز رفتاری کے ساتھ وقف جدید کے چندے گزشتہ کے مقابل پر بڑھ رہے ہیں اتنا تیز اضافہ تحریک جدید میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ برکت والی تعبیر کے متعلق امید رکھتا ہوں کہ وہ تعبیر پوری ہوگی اور وہ یہ ہے کہ وقف جدید کے عمل کا میدان ۔ ہندوستان' بنگلہ دیش اور پاکستان ہیں۔ اس وقت یہ صورت ہے کہ تحریک جدید کے تابع جو دوسری جماعتیں ہیں وہ بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ جہانگیر صاحب کی یہ خواب ان معنوں میں پوری ہو کہ اچانک دیکھتے دیکھتے بنگلہ دیش' ہندوستان اور پاکستان کی جماعتیں اس تیزی سے آگے بڑھنے لگیں کہ باہر کی جماعتوں سے آگے نکلنے لگیں اور وہ احتجاجاً کہیں کہ تم کچھ بڑھنا کم کر دو اور وہ یہ جواب دیں کہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ یہ ہمارے رب کی تقدیر ہے جسے ہم بدل نہیں سکتیں اور خدا کرے کہ میری یہ تعبیر سچی نکلے اور اس کو سچا ثابت کر دکھلانے میں ان جماعتوں کو جو محنت کرنی ہے۔ جو دعا کرنی ہے۔ جس اخلاص سے خدمت کرنی ہے۔ ہم سب مل کر ان کے لئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ توفیق بخشے اور واقعۃً یہ نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔"

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 1993ء)

## خصوصی نصیحت

خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال کی قربانی کی جو اہمیت ہے اس حوالے سے حضور فرماتے ہیں:۔

"میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے حالات کا جائزہ لیں آپ میں سے وہ خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے کثرت سے دولت عطا فرمائی ہے۔ اور ایسے ضرور ہیں۔ وہ یہ جائزہ لیں کہ کیا وہ اس نسبت سے جس نسبت سے اللہ نے ان پر فضل فرمایا ہے' خدا کے حضور مالی قربانی میں لبیک کہتے ہیں کہ نہیں۔

یہ خیال کہ جماعت کے عہدیداران کو کیا پتہ کہ ہمارے پاس کیا ہے' ہمیں کتنا ملتا ہے' یہ ایک بے تعلق اور بے معنی خیال ہے۔ جماعت کے عہدیداران کو خوش کرنے کے لئے تو آپ نے دینا ہی نہیں ہے۔ جس کے حضور پیش کرتے ہیں اسے سب کچھ پتہ ہے۔ کیونکہ دینے والا ہاتھ وہ ہے۔ عطا کرنے والے کو کیسے آپ دھوکہ دے سکتے ہیں۔ جس نے خود آپ کو کچھ دیا ہو آپ کیسے یہ سوچ سکتے ہیں کہ اسے آپ کے حالات کا علم نہیں ہے۔ پس ان عذر کے قصوں کو بھلا دیجئے چھوڑ دیں ان باتوں کو کہ آپ کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے اور مالی لحاظ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ اچھے ہیں لیکن عملاً یہ حال نہیں ہے۔

اس قسم کی باتیں عموماً کم چندہ دینے والے کیا کرتے ہیں۔ ان کو بھلا دیجئے اور یہ بات دیکھئے کہ جس خدا نے آپ کو عطا کیا ہے اگر اس کی محبت اور پیار کے اظہار کے لئے آپ اس کے حضور کچھ پیش کرتے ہیں تو وہ اسے رکھ نہیں لے گا وہ اسے واپس لوٹائے گا۔ اور وہ چند کر کے واپس لوٹائے گا۔ اور دس گنا زیادہ کر کے واپس لوٹانا اس نے اپنے اوپر فرض کر لیا ہے۔ وہ کیسے یہ کام کرتا ہے ہم ان اسرار کو نہیں جانتے مگر روزمرہ کی زندگی میں ان کاموں کو ہوتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن وہ لوگ جو اخلاص کے اعلیٰ معیار پر قائم ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی حد قائم نہیں فرمائی۔ فرمایا: پھر جسے وہ چاہے اسے جتنا چاہے بڑھا کر دیتا چلا جائے۔ اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ تو پہلے تو یہ دیکھیں کہ خدا کے معاملے میں کنجوسی کرنا کوئی عقل کا سودا ہے؟ کوئی نفع کا سودا ہے یا گھاٹے کا سودا ہے......

پس اس کا تجربہ ہر جماعت کا چندہ دینے والا اپنے روزمرہ کے چندوں میں کر کے دیکھے تو وہ محسوس کرے گا کہ مالی قربانی سے اسے نئی عظمتیں اور نئی رفعتیں نصیب ہو رہی ہیں اور خدا سے اس کا تعلق دن بدن بڑھتا جا رہا ہے پس ایسی مالی قربانی نہ کریں جس کے نتیجہ میں خدا سے تعلق کم ہو۔ ایسی مالی قربانی کریں جس کے نتیجہ میں آپ خدا کے پیارے بنتے چلے جائیں۔ اور وہ آپ کا نگہدار ہو جائے۔ آپ کی ہر ضرورت کا کفیل ہو جائے۔ وہ اپنے ذمہ یہ لے لے کہ اس بندے کی ہر ضرورت میں پوری کروں گا۔ کیونکہ اس نے میری خاطر اپنی ضرورتوں کو نظر انداز کر کے میرے حضور کچھ مالی قربانی پیش کی ہے۔ خدا سے زیادہ شکر گزار اور کوئی نہیں ہے۔ اسی لئے اس کا نام شکور رکھا گیا ہے......

آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلقات کے مضمون پر مزید غور کیا کریں اور آپ کی مالی قربانی آپ کو وہ کچھ عطا کر جائے جسے دنیا کی ساری دولتیں بھی خرید نہ سکتی ہوں۔ ایک شخص چند کوڑی خدا کے حضور پیش کر دیتا ہے ایک ہے جو چند لاکھ پیش کر دیتا ہے۔ لیکن خدا نہ تو چند کوڑی میں خریدا جا سکتا ہے نہ چند لاکھ میں خریدا جا سکتا ہے تمام دنیا کی دولتیں خود اسی نے عطا کر رکھی ہیں۔ ساری دنیا کی دولتیں بھی اس کے حضور پیش کر دیں تو خدا خریدا نہیں جا سکتا۔ مگر یوسفؑ تو سوت کی ایک انٹی پر بک گیا اور آج تک دنیا اس کے قصے سناتی ہے۔ لیکن یوسفؑ کو خدا سے کیا نسبت ہے۔ خدا تو ایک انٹی سے کم رزق کے ایک دانے پر بھی بکنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ اگر وہ محبت اور خلوص کے ساتھ اس کے حضور پیش کیا جائے۔ تو اپنی عظیم پر رفعت قربانیوں کو اس طرح ضائع نہ کریں۔ جب خدا کے نام پر آپ سے مانگا جائے تو خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنے حالات پر غور کر کے اس سے تعلق بڑھانے کے لئے' اس سے پیار کے رشتے قائم کرنے کے لئے پیش کیا کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی تنگ دستیاں بھی دور ہونی شروع ہو جائیں گی اور آپ کے رزق میں غیر معمولی وسعت ملے گی۔ اور ایسی وسعت نہیں ملے گی جو آپ کے لئے ابتلاء لے کر آئے۔ ایسی وسعت ملے گی جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بدلیاں آپ کے لئے اٹھالائے گی اور آپ ہمیشہ خدا کی رحمت کے سائباں تلے رہیں گے۔ آپ پر خدا کی برکتیں برسا کریں گی۔ آپ کی مصیبتیں کم ہوتی چلی جائیں گی۔ آپ کی راحت کے سامان بڑھتے چلے جائیں گے اور کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے آپ کو ایک محفوظ انسان سمجھیں گے۔ جہاں بھی رہیں گے وہ آپ کے لئے دارالامان ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1991ء بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

## باعث تسلی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا بڑا قادر ہے یہ پرستاروں کے لئے تسلی ہے کیونکہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 ص 375)

# لعل تابان نمبر 28

مرتبہ: فخر الحق شمس

## بہترین گھر

آنحضرت ﷺ نے فرمایا گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے گھروں میں بدتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک ہوتا ہو۔

(ابن ماجه ابواب الادب باب حق اليتيم)

## خدا کی خاطر تلخی اختیار کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے......''

(روحانی خزائن جلد 20 ص 307)

## راہ مولیٰ کے فقیروں کا آسمانی رنگ

16 فروری 1905ء کو متحدہ ہندوستان میں عید الاضحیہ کی مقدس تقریب پورے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ قادیان میں نماز عید حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی نے پڑھائی اور ایک پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس کے آخر میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہوئے کہا۔

''میں آخر میں حضرت امام کے حضور درد دل سے عرض کرتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے سب سے زیادہ میں دعا کا حاجتمند ہوں اس لئے کہ اکثر لوگوں کو سناتا رہتا ہوں۔ پس اگر میرا ہی نمونہ اچھا نہ ہوا تو بہتوں کو ٹھوکر لگ سکتی ہے۔''

(اخبار الحکم قادیان 17 مئی 1905ء ص 6 کالم 3)

## حقیقی خوشخبری؟

ایک بار حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ آپ باہر آئے تو ایک شخص کھڑا تھا کہنے لگا مجھے امرتسر سے مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی نے بھیجا ہے مجھے ایک ضروری اطلاع دینی ہے۔ آپ نے کہا مجھ سے کہہ دو میں حضرت صاحب سے عرض کر دوں گا اس پر اس نے جواب دیا کہ نہیں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ خود حضرت صاحب سے کہنا۔ حضرت مفتی صاحب نے اندر جا کر حضرت صاحب سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے اسے بلا لیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے مولوی سید محمد احسن صاحب نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ فلاں شخص سے میرا مباحثہ ہوا۔ میں نے بحث میں اسے ایسا لتاڑا، ایسا پچھاڑا، ایسی شکست دی اور ایسا اس کا منہ بند کیا کہ وہ جواب نہیں دے سکا اور چپ کا چپ رہ گیا۔ حضرت صاحب نے متبسم ہو کر فرمایا میں تو یہ سمجھا کہ یہ خبر لائے ہو کہ یورپ نے (دین حق) قبول کر لیا ہے

(لطائف صادق ص 99 مرتبہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مطبوعہ قادیان 1946ء)

## کسی اور کو دے دو

حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے۔ جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے۔ اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے۔ اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا۔ اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت مسیح موعود کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔ اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔ پھر میں لے آیا۔

(رفقائے احمد جلد 4)

## یاد الٰہی میں انہماک

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے خادم خاص مکرم نصیب اللہ قمر کی گواہی:۔

''خاکسار کو دن اور رات کا اکثر وقت ان کے پاس گزارنے کا موقع ملا۔ آپ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں اپنا وقت گزارتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر رہتے۔ انتہائی بیماری کے وقت بھی آپ نماز باجماعت ادا کرتے رہے اور حضور اور جماعت کے لئے اس قدر انہماک سے دعا کرتے جس کا ذکر کرنا خاکسار کے لئے بہت مشکل ہے اور میں ان کی وہ کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ امام جماعت کے ہر ارشاد کی تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ عقیدت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ حضرت مسیح موعود یا ان کے نائبین کا ذکر کرتے تو دیکھنے والا کہتا کہ کاش اس عاشق احمدیت کی طرح عقیدت کا کچھ حصہ مجھے بھی نصیب ہو۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو عاجزی کا بھی اعلیٰ مقام عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ جب بھی ذکر کرتے تو فرماتے میں اپنے رب کے کس کس انعام کا شکر ادا کروں جو اس نے محض شفقت و احسان سے مجھ پر فرمائے اور یاد الٰہی میں آپ کی تڑپ خاکسار الفاظ میں بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جب بھی آپ کو بیماری کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہوتی تو صرف نماز کا ہی پوچھتے اور اگر نماز کا وقت ہو جاتا تو فرماتے مجھے نماز پڑھا دو۔''

(خالد دسمبر 1985ء ص 140)

## ایثار

1947ء میں قیام پاکستان کے وقت جب لاکھوں مہاجر لٹے پٹے قافلوں کے ساتھ پاکستان کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور دوسری طرف مسلمان عورتوں کی عزت و حرمت کے ساتھ ظلم کی ہولی کھیلی جا رہی تھی اور بچوں کو اچھال کر نیزوں میں پرویا جا رہا تھا اس وقت احمدیہ جماعت کا مرکز قادیان جو خود بھی دشمنوں کے نرغہ میں تھا دور دور کے تمام مسلمان دیہات کی پناہ گاہ بن چکا تھا۔ اس چھوٹی سی بستی نے 75 ہزار بے خانماؤں کو سہارا مہیا کیا۔ ان بالکل مفلس اور قلاش مہاجروں کی کفالت جماعت احمدیہ نے کی اور کسی ایک کو بھی بھوکا نہیں مرنے دیا گیا۔ جلسہ سالانہ کی ضروریات کے خیال سے اکٹھی کی ہوئی گندم کے گودام ان کے لئے کھول دیئے گئے۔

(خطبہ حضور انور فرمودہ یکم مارچ 1985ء)

ان ننگے اور عریاں جسموں کو جہیزوں کے کپڑوں سے ڈھانپا گیا۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے خود اپنی بیگم کے قیمتی کپڑے تقسیم کر کے اس کام کا آغاز کیا۔ ان کے کپڑوں میں بعض ایسے قیمتی اور پرانے خاندانی ملبوسات بھی تھے جو وہ خراب ہونے کے ڈر سے نہیں پہنتی تھیں اس کے بعد تو ہر کمرہ کے بکس کھل گئے۔

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص 89)

محترم مظفر چوہدری صاحب

# علم آثار قدیمہ اور کھدائی کے طریقے۔ عمومی تعارف

کھدائی یعنی کھودنا ایک عام فہم لفظ ہے۔ روزمرہ زندگی میں پودا لگانے سے لے کر کنویں کھودنے تک بے شمار مواقع پر ہمیں کھدائی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بہت سے جانور بھی اپنے مقاصد کے پیش نظر کھدائی کرتے ہیں۔ زیادہ ٹیکنیکل مفہوم میں جیولوجی سے دندان سازی تک کھدائی (Excavation) متنوع مطالب کی حامل سرگرمیوں کے لئے مستعمل ہے۔

لیکن ماہرین علم آثار قدیمہ کے نزدیک ''کھدائی'' کیا خاص مفہوم رکھتی ہے! اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں۔ عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ ماہرین آثاریات کدال لئے پھرتے ہیں اور پرانے کھنڈرات کو کھود کھود کر پرانی اشیا برآمد کرتے ہیں۔ یہ بات اسمگلروں، آثار قدیمہ کی ناجائز تجارت کرنے والوں یا کھدائی کے نام پر آثار قدیمہ کے علم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے والے شوقین حضرات کی حد تک تو درست ہے لیکن ماہرین آثار کا اس قسم کی ''وحشیانہ'' کھدائیوں سے کوئی تعلق نہیں اور وہ انہیں اپنے علم کی تباہی کا باعث سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک کھدائی ایک بہت نازک اور محنت طلب عمل کا نام ہے۔

## فیلڈ آرکیالوجی

آج کل علم آثار قدیمہ (آرکیالوجی) بہت سے ذیلی علمی شعبوں میں تقسیم ہے۔ ہر شعبہ کے ماہرین اپنے اپنے دائرہ عمل میں قدیم اشیاء کا مطالعہ کرتے اور نتائج اخذ کرتے ہیں۔ علم آثار قدیمہ کی جو شاخ ''کھدائی'' کے طریقے سکھاتی اور اس میدان میں ماہرین پیدا کرتی ہے وہ:

''فیلڈ آرکیالوجی''

یعنی ''عملی آثاریات'' کہلاتی ہے۔ اور دنیا کی کئی یونیورسٹیز فیلڈ آرکیالوجی میں ڈاکٹریٹ تک اعلیٰ تعلیم دلواتی ہیں۔ یہاں ہم آسانی سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ علم آثار قدیمہ کے مخصوص کھدائی کے طریقوں کو مکمل طور پر سیکھنے کے لئے ایک طالب علم کو کم از کم آٹھ برس کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ ذیل کے مضمون میں ہم اس کھدائی کو اثریاتی کھدائی کہیں گے۔

## اثریاتی کھدائی کیوں کی جاتی ہے

جدید آرکیالوجی صرف اندھا دھند کھدائی کا نام نہیں۔ ایک اثریاتی کھدائی کا ماہر جب اپنے کدال کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے پیش نظر اس "Site" کے قدیم باشندوں کی زندگی کے کم و بیش تمام پہلوؤں کی تشکیل نو (Re-Construction) ہوتی ہے۔ وہ کھدائی کے نتیجے میں برآمد ہونے والی ''اشیا'' (Artifacts) کا اس ماحول کے ساتھ تقابل کر کے جس میں وہ دفن تھیں اس سائٹ کے لوگوں کے رہن سہن طور طریقوں، مذہب اور سیاسی تاریخ کے بارے میں ماہرانہ نتائج اخذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

## مقصد

آج کل اثریاتی کھدائی ایک نہایت مہنگا عمل ہے۔ اور اکثر ماہرین کھدائی (یا زیادہ مناسب طور پر ماہرین حفریات) ذاتی طور پر ایسی کھدائیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ معمولی کھدائی پر لاکھوں روپیہ خرچ آ جاتا ہے جو حکومت یا این جی اوز وغیرہ فراہم کرتی ہیں۔ ماہرین حفریات کو ایک ایک پیسے کا حساب دینا ہوتا ہے وہ بلا مقصد کھدائی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ان کے پیش نظر کھدائی سے قبل ہی ایک واضح علمی مسئلہ ہوتا ہے جس کے حل کے لئے کھدائی کی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی ماہر آثار قدیمہ صرف اس لئے کھدائی نہیں کرے گا کہ سائٹ سے قدیم بت زیورات اور برتن وغیرہ برآمد کرے بلکہ اس کے پیش نظر بالعموم یہ مقصد ہوگا کہ تاریخ انسانی کے کسی گمشدہ باب کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کل کی کھدائیاں Problem-Oriented ہوتی ہیں۔

## سائٹ

کھدائی کے لئے سائٹ یعنی اس مقام کا تعین سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے جہاں سے ماہرین حفریات کو اپنے متعلقہ مسئلہ کے بارے میں شواہد دستیاب ہونے کی امید ہوتی ہے۔ سائٹ کئی قسم کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً

1۔ ٹیلا نما: جیسے پنجاب میں جگہ جگہ میدانی علاقوں میں قدیم ٹیلے ملتے ہیں جن میں قدیم آثار دفن ہوتے ہیں۔ یہ مصنوعی ٹیلے متواتر انسانی آبادی سے وجود میں آئے ہیں۔

2۔ اوپن ائیر سائٹ: ایسی کھلی جگہیں جہاں قدیم آثار سطح زمین پر ایک وسیع علاقے میں پڑے ملیں اور کم کھدائی سے زیادہ معلومات حاصل ہو سکیں بالعموم پتھر کے زمانے سے تعلق رکھنے والی سائٹس ایسی ہوتی ہیں۔

3۔ غار: زمانہ قبل از تاریخ سے لے کر قریبی زمانہ تک غار بھی انسان کے استعمال میں رہے ہیں اور ان سے بکثرت انسانی آثار تہذیب ملتے ہیں۔

4۔ قبریں: قدیم قبروں کی کھدائی ایک مکمل علیحدہ یونٹ کے طور پر کی جاتی ہے۔

5۔ سمندر کی تہہ میں: بہت سے جہاز اور بستیاں سمندروں اور دریاؤں کی نذر ہو چکے ہیں۔ ان کا مطالعہ میرین آرکیالوجی کے تحت کیا جاتا ہے۔

کھدائی سے قبل کئی لحاظ سے سائٹ کا مکمل سروے کرنے کے علاوہ کھدائی شروع کرنے سے قبل کے قانونی تقاضے پورے کئے جاتے ہیں۔

## کھدائی کے دو بڑے طریقے

### عمودی اور افقی

جب ماہرین حفریات کو کسی سائٹ کا تاریخی تسلسل معلوم کرنا ہوتا ہے تو وہ

''عمودی کھدائی''

کا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ اس طرز کی کھدائی میں زمین کے طبقات کو گہرائی میں وہاں تک کھودا جاتا ہے جہاں انسانی آثار ملنا بند ہو جاتے ہیں۔ انسانی آبادی کے ثبوت اشیا اور تعمیرات وغیرہ کی شکل میں ملتے ہیں۔ ہر دور کی آبادی کے آثار الگ تہہ کی شکل میں ملتے ہیں ہر دور کو ایک لیول (Level) کہا جاتا ہے۔ اور ہر تہہ ایک Stratum کہلاتی ہے۔ دریافت ہونے والی تہوں میں سے نیچے والی سب سے پرانی اور سب سے اوپر والی زمانہ حال سے قریب تر ہوتی ہے۔

جب ماہر حفریات وہاں پہنچ جاتا ہے جہاں مزید آگے آثار ملنے بند ہو جاتے ہیں تو وہ اس آخری سطح کو جہاں سے آثار برآمد نہ ہوں ''کنواری سطح'' (Virgin Soil) کا نام دیتا ہے۔ اور اگر دو Levels کے درمیان جن میں انسانی آثار ملیں ایک ایسی تہہ آ جائے جس میں کوئی آثار نہ ملیں تو اسے بانجھ تہہ (Sterile Layer) کہا جاتا ہے۔

جب ماہر حفریات نے کسی سائٹ کے لوگوں کے رہن سہن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہوں تو وہ ''افقی کھدائی'' کرتا ہے۔ اس طرز کی کھدائی میں زیادہ سے زیادہ علاقہ کو افقی طور پر کھرچا یا کھودا جاتا ہے۔

## Test Pit

ٹیسٹ پٹ سے مراد وہ آزمائشی کھدائی ہے جو نہایت چھوٹے پیمانے پر (مثلاً 1x1 میٹر) کے رقبے میں آزمائشی بنیادوں پر کی جاتی ہے۔ اس کا بڑا مقصد یہ جائزہ لینا ہوتا ہے کہ جس مقصد کی خاطر کھدائی شروع کی جا رہی ہے آیا وہ مقصد حاصل ہونے کی توقع ہے بھی یا نہیں۔

## Stratigraphy

ماہر حفریات کا اہم ترین کام کھدائی کے نتیجے میں سامنے آنے والی تہوں کا مطالعہ ہوتا ہے اور یہ ایک نہایت پیچیدہ کام ہے ہر تہہ سے ملنے والے Artifacts کا مطالعہ اس تہہ کے تعلق میں 3-D کے طریق پر کیا جاتا ہے۔ کسی ماہر آثار قدیمہ کی اصل مہارت کا اندازہ اس کے عمودی تراشے (Section) کی تہوں کے درست مطالعہ کی استعداد سے لگایا جا سکتا ہے۔

## ریکارڈ

کھدائی ایک فیلڈ ڈائریکٹر کی نگرانی میں ہوتی ہے اور برآمد ہونے والی تمام اشیا کا مکمل ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اشیا کو پلاسٹک کے تھیلوں میں لیبل لگا کر اس طرح رکھا جاتا ہے کہ دس برس بعد بھی معلوم ہو سکے کہ کونسی چیز کس لیول سے کس حالت میں دستیاب ہوئی تھی۔

## نہایت محنت طلب کام

آج کل کھدائی ایک نہایت محنت طلب کام ہے۔ بعض اوقات کھدائی کے نتیجے میں نکلنے والی تمام مٹی کو دھو کر اس میں سے قدیم زمانے کی نہایت چھوٹی اشیا مثلاً بیج اور پولن تک علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اور کاربن وغیرہ کو متعلقہ لیبارٹریوں میں ٹیسٹ کروایا جاتا ہے۔ ان ٹیسٹوں کی بنیاد پر متعلقہ Level کی تاریخ متعین کی جاتی ہے جسے Dating کرنا کہا جاتا ہے۔

## خطرات

علم آثار قدیمہ میں حادثات کا تناسب کافی زیادہ ہے۔ کدال لگنے سے لے کر اپنے ہی کھودے ہوئے گڑھے میں گرنے اور ٹانگیں تڑوانے سے لے کر مرنے تک کے حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات گہری کھدائیوں میں Section (کھدائی کے مقام کی دیواریں) گرنے سے ماہرین اندر ہی دفن ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا طالب علموں کو عملی تجربات کے دوران احتیاط کی خاص تربیت دی جاتی ہے۔

## غزل

کو بہ کو پھیل گئی بات شناسائی کی
اس نے خوشبو کی طرح میری پذیرائی کی

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا ہے اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

وہ کہیں بھی گیا' لوٹا تو مرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی مرے ہرجائی کی

تیرا پہلو' ترے دل کی طرح آباد رہے
تجھ پہ گزرے نہ قیامت شب تنہائی کی

اس نے جلتی ہوئی پیشانی پہ جب ہاتھ رکھا
روح تک آ گئی تاثیر مسیحائی کی

ہمیں خبر ہے' ہوا کا مزاج رکھتے ہو
مگر یہ کیا' کہ ذرا دیر کو رکے بھی نہیں!

(پروین شاکر کے مجموعہ کلام ''خوشبو'' سے انتخاب)

# اطلاعات و اعلانات

## تقریب شادی

مکرم فرحان قریشی صاحب ابن محترم قریشی نور الحق تنویر صاحب مرحوم سابق نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ فوزیہ مدیحہ صاحبہ بنت محترم ملک ظفر احمد صاحب مرحوم مورخہ 26 دسمبر 2001ء بروز بدھ بعد نماز عصر ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے اختتام پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے دعا کرائی۔ اگلے دن 27 دسمبر کو دوپہر کے وقت ''السراج المنیر'' دارالرحمت شرقی الف میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ محترم فرحان قریشی صاحب محترم مولوی سراج الحق صاحب سابق امیر جماعت پٹیالہ کے پوتے اور محترم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کے نواسے ہیں۔ اسی طرح محترمہ فوزیہ مدیحہ صاحبہ محترم ماسٹر غلام احمد صاحب کی پوتی اور محترم ڈاکٹر محمد احسن صاحب کی نواسی ہیں۔ درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت و رحمت ہو۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم میاں وسیم احمد صاحب گلوبل ڈش سروس ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم بشارت احمد صاحب مقیم ڈیلٹا کینیڈا 1995ء سے دل کی تکلیف کے عارضہ سے علیل ہیں ڈاکٹری تشخیص کے مطابق دل کے دو والو تبدیل کرنے ہیں' اوپن ہارٹ سرجری 30 جنوری 2002ء کو ہونا ہے احباب سے آپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

برکت اللہ خان رند ابن مکرم محمد سلیم خان رند صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کا عید کے روز موٹر سائیکل کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کی وجہ سے دائیں ٹانگ پر فریکچر ہوا ہے۔ اس وقت فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفایابی سے نوازے (آمین)۔

## گمشدگی بریسلٹ

ہماری سونے کا بریسلٹ ربوہ میں قبرستان اور اڈا کے قریب گم ہو گیا ہے۔ برائے مہربانی جس کسی کو ملے اس پتہ پر اطلاع دیں۔

قاسم منصور ولد میاں احمد منصور
A-156 جمیل آباد نزد ائیرپورٹ ملتان
فون گھر 515104 آفس 32-512031

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم جاوید اقبال صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ کو مورخہ 29 دسمبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو مکرم ظفر اقبال خان صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی (ب) کی پوتی اور محترم خان عبدالرحیم خانصاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ خوشاب کی پڑپوتی ہے نیز مکرم علی محمد صاحب دارالصدر شمالی کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک' خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

## نکاح و تقریب شادی

مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع سرگودھا لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی طاہر احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ ابن محترم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ رجوعہ تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ سمیعہ تبسم صاحبہ بنت مکرم چوہدری شریف احمد صاحب سابق صدر جماعت مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 21 اکتوبر 2001ء محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے پھالیہ میں بعوض بیس ہزار روپے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس کے اختتام پر محترم چوہدری محمود احمد صاحب خالد امیر ضلع منڈی بہاؤالدین نے دعا کروائی۔ دولہا محترم چوہدری بڈھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

## بازیافتہ پرس اور نقدی

کسی دوست نے ایک بازیافتہ پرس مردانہ کچھ نقدی سمیت دفتر ہذا میں جمع کروایا ہے۔ جس کسی کا ہو۔ دفتر سے رابطہ کرے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

- کم از کم 6 ماہ ہاؤس جاب کیا ہوا ہو۔
- عمر تیس سال سے کم ہو۔

درخواستیں امیر صاحب حلقہ/صدر محلہ کی سفارش سے آنی چاہئیں۔ ان کو گریڈ 4565-310-8285 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار N.P.A-/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس -/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

**مشرق وسطی میں امن کی کوششیں پھر شروع**

مشرق وسطی میں قیام امن کی کوششوں کو پھر سے شروع کرنے کے لئے امریکہ کے ایلچی جنرل انتھونی زنی دوبارہ مشرق وسطی میں آرہے ہیں۔ قبل ازیں وہ علاقے میں حالات خراب ہونے کی وجہ سے واپس چلے گئے تھے۔ نئے پروگرام کے تحت ابتدائی طور پر وہ چار پانچ روز کے لئے آئیں گے اور بعدازاں آمدورفت کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ امریکی ایلچی فلسطینیوں پر جنگ بندی پر کاربند رہنے اور اسرائیل پر فلسطینیوں کے خلاف پابندیاں نرم کرنے کے لئے زور دیں گے۔ فلسطینیوں کی طرف سے امریکی فیصلے کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

**فلسطینیوں کی تحریک انکا حق ہے سعود الفیصل**

سعودی عرب کے وزیر خارجہ سعود الفیصل نے کہا ہے کہ فلسطینیوں کی طرف جاری تحریک آزادی ان کا حق ہے اور اس کو دہشت گردی نہیں کہا جاسکتا۔ کسی بھی قوم کی ثقافت کو نہ مٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی تاریخ سے حذف کیا جاسکتا ہے۔

**مزید چھ گروپوں کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا**

امریکہ نے شمالی آئرلینڈ کے پانچ مزید گروپوں اور سپین سے تعلق رکھنے والے ایک گروپ کو دہشت گردی کی فہرست میں شامل کرلیا ہے۔ اب ان کے اثاثے منجمد کر دیئے جائیں گے۔

**30 کروڑ باشندے اپنی کرنسی بدل رہے ہیں**

یورپ کے 12 ممالک میں یکم جنوری سے ایک متحدہ کرنسی یورو جاری ہو جانے سے تقریباً 30 کروڑ باشندے اپنی سابقہ کرنسی ختم ہوتے نئی کرنسی کو دیکھ رہے ہیں۔ ان ممالک کی پرانی کرنسی فروری تک ختم ہو جائیگی جبکہ یورو ان کی جگہ لے رہا ہے۔ یورو استعمال کرنے والے ممالک میں فرانس' جرمنی' بیلجیئم' اٹلی' پرتگال' سپین' ہالینڈ' لکسمبرگ' یونان' فن لینڈ' آئرلینڈ اور آسٹریلیا شامل ہیں۔ یاد رہے کہ برطانیہ بھی یورپین یونین میں شامل ہے لیکن ابھی وہ یورو استعمال کرنے پر تیار نہیں ہے۔ دو ماہ تک ابھی پرانے سکے یورو کے ساتھ رائج رہیں گے اور پھر کالعدم ہو جائیں گے۔

**گورنر ہرات کو ہتھیار ڈالنے کا الٹی میٹم** گورنر ہرات کمانڈر اسماعیل جو کرزئی حکومت کے قیام سے مبینہ طور پر حکومت مخالف کارروائیوں میں مصروف ہیں ان کو غیر مسلح کرنے کے لئے قندھار سے 4 ہزار فوجی ہرات پہنچ گئے ہیں۔ مسلح لشکر کی قیادت گورنر گل آغا کر رہے ہیں۔ قندھار سے جانے والے لشکر میں 60 ٹینک اور 500 گاڑیوں کے علاوہ امریکی فوجی بھی شامل ہیں۔

**سعودی عرب میں موسلا دھار بارش** سعودی عرب میں طویل خشک سالی کے بعد تیز بارش ہوئی ہے جس نے سعودی عرب کو جل تھل کر دیا اور درجہ حرارت میں خوشگوار تبدیلی آئی ہے۔ تیز بارش نے مکہ مکرمہ مدینہ منورہ طائف اور کئی دوسرے شہروں میں موسم کو خوشگوار کر دیا۔ کئی سالوں کے بعد سعودی عرب میں اس قدر شدید بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقوں میں سیلاب کی کیفیت بھی پیدا ہوگئی ہے۔

**چیچنیا میں جھڑپیں** چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے جنوب مشرقی علاقوں میں چیچن جانبازوں کی طرف سے جھڑپیں ہوئی ہیں روسی دعویٰ کے مطابق 70 سے زائد جانبازوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

**سرینگر کا ہوائی اڈا فوج کے حوالے** پاک بھارت کشیدگی کے پیش نظر سری نگر کا ہوائی اڈا فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے اور فوج کو ریڈ الرٹ رہنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔ فوج نے توپ خانہ اور طیارہ شکن گنیں ایئرپورٹ کے گردونواح میں پہنچا دی ہیں۔

**نیویارک میں چھوٹا طیارہ گر کر تباہ** نیویارک میں ایک چھوٹا طیارہ گرنے سے پائلٹ ہلاک ہو گیا۔ ترجمان کے مطابق آئی بی ایم ہیڈ کوارٹرز کے پارکنگ ایریا میں ایک چھوٹا طیارہ حادثے کا شکار ہو گیا۔

**سلامتی کونسل کشیدگی ختم کرائے، خلیج تعاون کونسل** خلیج تعاون کونسل جس کا اجلاس عمان کے دارالحکومت مسقط میں ہوا اس میں سلامتی کونسل سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت میں پیدا شدہ کشیدگی کو ختم کروانے میں اپنا کردار ادا کرے۔ سربراہ ممالک کے اس اجلاس میں پاک بھارت کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور توقع ظاہر کی ہے کہ دونوں ممالک تحمل کا مظاہرہ کریں گے۔

**سال نو پر متعدد ممالک میں دھماکے** سال نو کے آغاز کی خوشیاں منانے پر متعدد ممالک میں غل غپاڑہ' ہلڑبازی اور آتشزدگی کے واقعات ہوئے ہیں جس سے جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ انڈونیشیا کے چار گرجا گھروں میں بم دھماکے ہوئے ہیں اور ایک شخص مارا گیا۔ بیلجیئم میں ہالینڈ کا شہری ہلاک ہو گیا فرانس میں ہلڑبازوں نے دوسو کاروں کو آگ لگا دی سپین میں 300 سے زائد افراد لہولہان ہوئے۔

# ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 2 جنوری 2002ء - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 اور زیادہ سے زیادہ 10 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 3- جنوری غروب آفتاب: 5-19
☆ جمعہ 4- جنوری طلوع فجر: 5-40
☆ جمعہ 4- جنوری طلوع آفتاب: 7-07

**کنٹرول لائن پر جھڑپیں** پاکستان اور بھارت میں کشیدگی میں کمی کی کوششوں کے باوجود کنٹرول لائن پر فائرنگ اور جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے دونوں طرف سے متعدد مورچے تباہ اور جانی نقصان کے دعاوی کئے گئے ہیں۔

**بھارت نے 20 افراد کی فہرست دے دی**

بھارت نے جن 20 پاکستانیوں کو اس کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا ہے ان کی فہرست پاکستان کو مل گئی ہے۔ تاہم بھارت نے ان کے خلاف ثبوت فراہم نہیں کئے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم بلا ثبوت کسی پاکستانی کو بھارت کے حوالے نہیں کریں گے۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان میں لشکر طیبہ اور جیش محمد کے سربراہوں اور کارکنان کی نظربندی بھارتی دباؤ پر نہیں بلکہ داخلی امن و امان کی صورتحال کے تحت کی گئی ہے۔

**ایٹمی تنصیبات کی فہرستوں کا تبادلہ** پاکستان اور بھارت ہر سال یکم جنوری کو ایٹمی تنصیبات کی فہرستوں کا تبادلہ کرتے ہیں۔ اس سال بھی فہرستوں کا تبادلہ کر دیا گیا۔ فہرستوں کا تبادلہ دونوں ممالک ایک سمجھوتے کے تحت کرتے ہیں۔

**ملا عبدالسلام سمیت دیگر سفارتکاروں کے ویزے منسوخ** حکومت پاکستان نے طالبان حکومت کے پاکستان میں سفیر ملا عبدالسلام ضعیف اور دیگر طالبان سفارتکاروں اور افغان عملے کے اراکین کے ویزے فوری طور پر منسوخ کر دیئے ہیں اور انہیں اپنی سرگرمیاں محدود کرنے کے ساتھ ساتھ ملک چھوڑنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ ویزے منسوخ ہونے سے طالبان سفارتکاروں کا مستقبل غیر محفوظ ہو گیا ہے۔ ملا ضعیف کی سیاسی پناہ کی درخواست پہلے ہی مسترد کی جا چکی ہے۔

**سارک کانفرنس کیلئے کھٹمنڈو میں سخت حفاظتی اقدامات** نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں سارک ممالک کے کانفرنس کے انعقاد کیلئے سخت ترین حفاظتی اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں چوبیس گھنٹے فوج گشت اور ٹریفک کے نظام کو سخت کر دیا گیا ہے۔ نیپالی بادشاہ اور ولی عہد تمام سکیورٹی انتظامات کی خود نگرانی کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں واجپائی اور جنرل مشرف کی شرکت کے قوی امکانات ہیں۔

**نوابزادہ نصراللہ نے اے آر ڈی کی صدارت چھوڑ دی** بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خان نے اے آر ڈی کی صدارت چھوڑنے کا اعلان کر دیا ہے اور پیپلز پارٹی کے مخدوم امین فہیم قائم مقام صدر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ بطور صدر کام نہیں کریں گے۔ البتہ بطور ممبر اے آر ڈی ان کی پارٹی شامل رہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آل پارٹیز کانفرنس میں پیپلز پارٹی کی عدم شمولیت مجھ پر عدم اعتماد کا اظہار ہے اس لئے جمہوری اصولوں کے مطابق مجھے صدر نہیں رہنا چاہئے۔ میں نے صدارت چھوڑنے کا فیصلہ اسی روز کر لیا تھا۔

**ٹونی بلیئر پاکستان پہنچ رہے ہیں** برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر آئندہ پیر کو پاکستان کے دورہ پر اسلام آباد پہنچ رہے ہیں۔ ان کے دورے کا مقصد پاک بھارت کشیدگی میں کمی اور افغانستان میں دہشت گردی کے خلاف جاری مہم کا جائزہ لینا ہے۔ یاد رہے کہ ٹونی بلیئر قبل ازیں 11 ستمبر کی دہشت گردی کے بعد بھی پاکستان کا ہنگامی دورہ کر چکے ہیں۔

**جنرل مشرف نیپال سے پہلے چین جائیں گے** سارک سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نیپال سے پہلے بیجنگ جائیں گے اور ایک رات وہاں قیام کے بعد نیپال روانہ ہوں گے۔ چین میں پاک بھارت کشیدگی پر مذاکرات ہوں گے۔ یوں صدر چین کی فضائی حدود استعمال کریں گے۔

**القاعدہ کے مزید 35 ارکان امریکہ کے حوالے** القاعدہ نیٹ ورک کے مزید 35 اراکین کو پشاور جیل سے تفتیش کے لئے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ انہیں جیل کے اندر سبز کپڑے پہنا کر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات میں پشاور ائرپورٹ پر خصوصی طیارے کے ذریعے امریکہ بھجوا دیا گیا۔

**سوئی گیس کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ شدید** سردی کا موسم شروع ہوتے ہی سوئی گیس کی غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ شروع ہو گئی ہے۔ جس سے شہریوں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے محکمہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ کھپت میں اضافے کی وجہ سے گیس کے دباؤ میں کمی آ جاتی ہے جس کی وجہ سے پنجاب اور سرحد کے متعدد بڑے شہروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

**بھارت دہشت گردوں پر حملہ کریگا پاکستان پر نہیں** امریکہ میں بھارتی سفیر للت سنگھ نے کہا کہ بھارت کا پاکستان پر حملے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ بھارتی فوج پر سرحدوں پر منتقلی صرف دہشت گردوں پر حملہ کرنے کے لئے موجود ہے پاکستان پر حملہ کے لئے نہیں۔ انہوں نے کہا دہشت گردی کے لئے جنرل مشرف نے جو اقدامات کئے ہیں وہ عالمی دباؤ پر بد دلی سے کئے ہیں۔ لشکر طیبہ اور جیش محمد کو اپنے اثاثے منتقل کرنے کا موقع دینے کے بعد ان کے خلاف اقدامات کئے گئے۔

**2001ء میں سیاستدانوں کے خلاف مقدمات کی سماعت** سال 2001ء سیاستدانوں کے لئے بھاری رہا۔ احتساب عدالتوں سے سزائیں سنائی گئیں اور ماتحت عدالتوں میں شہباز شریف، نوابزدہ نصراللہ، قاضی حسین احمد، لیاقت بلوچ، منور منج، مخدوم شاہ آفریدی، چوہدری وجاہت حسین، منظور وٹو، معظم وٹو، شجاع وٹو، آصف زرداری، بے نظیر بھٹو اور نواز شریف کے خلاف مقدمات کی سماعت ہوئی۔ متعدد سیاستدان جن میں قاضی حسین احمد، لیاقت بلوچ وغیرہ شامل ہیں کے خلاف بغاوت کے مقدمات کی سماعت ہوئی۔

**سٹیٹ بینک آف پاکستان کے مالیاتی اور انتظامی شعبے علیحدہ کر دیئے گئے** سٹیٹ بینک آف پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر کے مالیاتی اور انتظامی معاملات علیحدہ کر دیئے گئے ہیں ایک حصے کا نام سٹیٹ بینک آف پاکستان اور دوسرے کا نام سٹیٹ بینک آف پاکستان سروسز کارپوریشن ہوگا۔


Used: Computers for Sale
PI, PII, PIII
Contact: 211202
Raja Naveed Khalid

موسم بدل رہا ہے
اس لئے نماز فجر کے بعد ایک خوراک شربت صدر کی پی لینے سے آپ نزلہ زکام کھانسی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سردیوں میں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نزلہ زکام کھانسی سے بچانے کے لئے روزانہ شربت صدر استعمال کرائیں
چھوٹی شیشی -/15 روپے بڑی -/60 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس 213966

سرکن اور اپھارہ
کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج، ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے
کیورٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

25 سال سے قائم PH:041-611122
سٹار نیلام گھر
نیلامی کا وقت صبح دس بجے
استعمال شدہ: ٹی وی - وی سی آر - ٹیپ ریکارڈر سنٹر (ہول سیل و ریٹیل)
جمعہ کے دن نیلام باقی دن خرید و فروخت
عیدگاہ روڈ فیصل آباد بالمقابل سٹی مسلم ہائی سکول

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
☆ ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755
☆ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی ☎ 4415845
☆ ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338
☆ کریسچین ٹاؤن نزد کورنگی لین ڈو مین کورنگی روڈ کراچی
☆ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502
☆ ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد۔ 041-638719
☆ ہر ماہ 23-22-21 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-2612
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں
مطب حمید
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
جی ٹی روڈ نواں پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
FAX:219065 ☎291024


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61